© rasailojaraid.com

شاہ بلیغ الدین صاحب

دُعائے دِل

حضرت عُتبہ بن غزوانؓ

زمین صاف ہو گئی تو مسلمانوں نے جنگل سے بانس توڑے۔ کچھ کے ستون کھڑے کئے کچھ سے چھپّر بنایا۔ یوں مکّے، مدینے سے کالے کوسوں دُور اللہ کے حضور سر جھکانے کے لئے ایک مسجد بنالی۔ روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مفتوحہ علاقے میں بنائی جانے والی یہ پہلی مسجد ہے۔ یہ مسجد حضرت عُتبہ نے بنائی۔

حضرت عُتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اونچے پورے قد کے آدمی تھے۔ مردانہ وجاہت کا بڑا اچھا پیکر! تیر چلانا خوب جانتے تھے اور اُن لوگوں میں شمار ہوتے تھے جن کی تیر اندازی کا دُور دُور شہرہ تھا۔ بدر اور احد میں حضرت عُتبہ کے جوہر خوب کھُلے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ اُن سب لڑائیوں میں آپ نے شرکت کی جن میں حضور اکرمؐ نے حصّہ لیا۔ جہاد کا سلسلہ مرتے دم تک جاری رہا۔ حضرت عُتبہ سابقون الاولون میں سے ہیں۔ دو مرتبہ ہجرت کا شرف حاصل ہوا پہلے حبشہ گئے پھر مدینۃ النبیؐ!

۱۴ ہجری میں حضرت عمرؓ نے ایک فرمان جاری کیا تھا۔ یہ حضرت عُتبہ بن غزوانؓ کے نام تھا جو سپہ سالار بن کر جا رہے تھے۔ امیر المومنین کا ارشاد تھا کہ —— خدا کی مہربانی اور مدد پر بھروسہ کر کے عرب کے آخری سرے اور سلطنتِ عجم کے قریب ترین حصّے کی طرف کوچ کرو۔ پرہیز گاری کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا۔ خیال رکھو تم دشمن کی سرزمین میں جا رہے ہو۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے!

جو مجاہد حضرت عُتبہ کے ساتھ اس موقع پر جا رہے تھے، اُن کے علاوہ یمن کے والی علاء الحضرمی کو لکھا گیا کہ عُرفجہ بن ہرثمہ کو اُبلّہ بھیج دیا جائے۔ دجلہ کا ساحلی علاقہ حضرت عُتبہ نے فتح کر لیا۔ اُبلّہ خلیج فارس کی مشہور بندرگاہ تھی۔ یہ عمّان، بحرین، ہند اور چین کے سمندری راستے کا مرکز سمجھی جاتی تھی۔ فتوحات کے بعد حضرت عتبہ یہاں کے انتظامات سدھارتے پھر رہے تھے کہ اُلخُرَیْبَہ نامی جگہ آ ٹھہرے اور حضرت عمرؓ کو ایک خط لکھا کہ مسلمانوں کے لیے ایک ایسا مقام ضروری ہے جسے سرمائی قیام گاہ بنایا جا سکے۔ اور جب وہ لڑائی سے فارغ ہوں تو وہاں آرام کر سکیں۔ یہ رائے حضرت عمرؓ کو بہت پسند آئی۔ اسلامی سلطنت پھیل رہی تھی۔ دشمنوں پر رعب داب کے لئے ایسی فوجی چھاؤنیوں کی بڑی ضرورت تھی۔ امیر المومنین نے جواب بھیجا —— اپنے ساتھیوں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کو ایسی جگہ اتارو جہاں پانی ہو۔ سرسبزی اور شادابی ہو۔ حضرت عتبہ نے تلاش شروع کی۔ انہیں ایک شاداب گھنے جنگل کا پتہ ملا۔ جس کے اطراف میں پانی کے چھوٹے چھوٹے تالاب تھے۔ ان میں بانس اُگے ہوئے تھے۔ یہ جگہ فارس کے ایک کنارے تھی۔ ابلہ سے بہت قریب! اس کا محلِ وقوع حضرت عمرؓ نے بھی پسند کیا۔ اور یہ مسلمانوں نے اپنا ایک شہر بسایا۔ یہ مسلمانوں کا بسایا ہوا پہلا شہر ہے۔ اسے بصرہ نام دیا گیا۔ ابو مخنف کا کہنا ہے اسے بصرہ اس لئے کہتے تھے کہ یہاں کنکر اور سیاہ پتھر تھے۔ بعض کہتے ہیں اس کا نام اس لئے رکھا گیا کہ یہاں کی زمین نرم تھی۔ شہر کا نقشہ اس طرح بنایا گیا کہ بیچوں بیچ مسجد کی جگہ رکھی گئی۔ ا... میں مسلمانوں نے اپنے خیمے نصب کئے۔ پھر گھاس پھوس کی جھونپڑیاں بنالیں۔ بانس کا یہ شہر اس زمانے ویران ہو جاتا جب مجاہد لڑائیوں پر جاتے۔ لوٹ کر آتے تو پھر وہ بانس کے چھپر کھڑے کر لیتے۔ کچھ ہی د... میں تجربہ ہوا کہ ذرا غفلت ہوئی اور بانس آگ پکڑ لیتے تھے۔ جب بھی آگ لگتی پوری بستی جل کر خاکستر ہو جا... یہ اطلاع دارالخلافہ بھجوائی گئی۔ تو حضرت عمرؓ کی طرف سے اجازت آئی کہ ان کی جگہ اینٹ اور مٹی کے م... لئے جائیں۔ اسلامی فنِ تعمیر میں اس شہر کی بڑی اہمیت ہے اس لئے کہ یہ مسلمانوں کا بسایا ہوا پہلا شہر ہے... ہندسی اصولوں پر یہ شہر بسایا گیا تھا۔ لکیریں سیدھی تھیں۔ زاویئے قائمہ تھے۔ درمیان میں ایوانِ حکومت مسجد تھی۔ مختلف قبیلوں کے لئے مختلف محلے بنائے گئے تھے۔ ایک خیال ہے کہ جس وقت یہ شہر بسایا گ... وقت حضرت عتبہؓ کے ساتھ آٹھ سو مسلمان تھے۔

بلاذری کا خیال ہے کہ بصرے کی بنیاد ۱۴ ہجری میں پڑی۔ دوسری رائے ہے کہ ۱۸ ہجری میں یہ بسایا یعنی حضرت عمرؓ کی خلافت کے چوتھے سال۔ کوفے کی بنیاد بھی اسی زمانے میں رکھی گئی۔ لیکن پہلے بصرہ آباد ہو اصمعی کی روایت فتوح البلدان میں ہے۔ یہیں عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ پیدا ہوئے۔ یہ پہلا بچہ تھا جو بصرے میں... مسلمانوں کی علمی، ادبی تاریخ میں اس شہر کی بڑی اہمیت ہے۔ لغات، ادب اور فقہ کے بڑے بڑے مرکز یہاں قائم ہوئے۔ اور اسلامی تہذیب و تمدن کو اس شہر نے خوب پروان چڑھایا۔ مدینے کے انصار او... عرب کے بہت سے لوگ نقلِ وطن کر کے یہاں آبسے تھے۔ اُن کے یہاں آباد ہو جانے سے سلطنت عجم کے... کرنے میں بڑی مدد ملی۔

کوئی چھ مہینے تک حضرت عُتبہ یہاں کے والی رہے۔ پھر حج کے موقع پر مکہ معظمہ گئے۔ وہاں حضرت... سے ملاقات ہوئی تو ان سے کہا کہ ——— آپ میرا استعفا قبول کر لیں۔ یہ اقتدار کے تماشے مجھ سے نہ ہ... پرہیزگار آدمی تھے دنیاوی لذتوں سے بے نیاز تھے۔ اس لئے جاہ و جلال سے دور بھاگتے تھے۔ انہیں و... اچھی طرح یاد تھے جب شعب بنو ہاشم میں درختوں کے پتے کھا کر زندگی گزارنی پڑتی تھی۔ حال یہ ہو گ...

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کہ ان کی آنتوں پر چھالے پڑ گئے تھے۔

ایک بار بصرہ کی جامع مسجد میں امیر صوبہ کی حیثیت سے خطبہ دیا۔ تو یہ بات بتائی اور کہا کہ ایک بار جب جسم پر کپڑے تار تار ہو گئے تھے تو ایک چادر مجھے ملی۔ اس کے دو حصے کر لئے ایک کی میں نے تہبند بنائی، ایک سعد کو دے دی ۔۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کو! کہتے تھے ۔۔۔۔ اب وہ دن آئے ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک کسی نہ کسی شہر کا امیر ہے۔

حضرت عمر رضؓ نے ان کا استعفا منظور نہ کیا اور مجبور کیا کہ واپس بصرہ جائیں۔ امیر المومنین کیوں نہ مجبور کرتے۔ ایسے عاملین حکومت کو تو وہ ڈھونڈتے رہتے تھے۔ مسند امام احمد میں ہے حضرت عتبہ کہتے تھے دوستو! میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں کہ حقیر ہونے کے باوجود اپنے کو بڑا سمجھوں۔ نبوت ختم ہو چکی ہے انجام یہ ہوگا کہ اقتدار کے مراکز قائم ہوں گے اور تم بہت ہمارے بعد امیروں کو آزماؤ گے۔

حضرت عتبہ نے اپنی خدمت چھوڑ دینے کی جو درخواست کی تھی جب اسے انہوں نے قبول نہ کیا تو اسد الغابہ میں ہے کہ سفر کا آغاز کرتے ہی راستے میں دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی کہ بار الٰہا ۔ تو مجھے بصرہ نہ پہنچا! دن پر دن منزلیں گزرتی گئیں۔ دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی دعا کا کوئی اثر دیکھنے میں نہ آیا۔ ابن سعد اور ابن اثیر کی روایتیں جوڑ کر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کچھ دنوں بعد پیٹ میں درد اٹھا۔ معدن بنی سلیم تک پہنچے تھے کہ حالت بگڑی ایسی کہ اونٹ پر سے گر پڑے۔ وہ تکلیف اور یہ صدمہ ۵۷ برس کی عمر تھی۔ گرے تو پھر نہ اٹھے۔ خدا نے ان کی سُن لی اور بصرہ ہمیشہ کے لئے اُن سے چھوٹ گیا ۞

بقیہ: کامیاب استاد

اور حسب ضرورت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فرض بھی ادا کریں اور بوقت ضرورت زجر و توبیخ (سزا) سے بھی کام لیا کریں۔

خصوصاً صلحاء کا حلیہ بنانا۔ نماز با جماعت۔ ابتدا بالسلام اور جواب سلام کی خود بھی پابندی کریں اور ان سے بھی پابندی کرائیں۔

۳۔ اساتذہ اپنے مطالعہ کے وقت اپنے ذہن میں ہر ہر سبق کی ایسی ترتیب قائم کر لیا کریں جس سے طلبہ کے ذہن بآسانی قبول و ضبط کر سکیں۔ اور پڑھاتے وقت وضاحت اور سہولت کا خاص طور پر لحاظ رکھا کریں الزامی جواب کے بعد تحقیقی جواب بھی ضرور دیا کریں۔

۴۔ اگر طالب علم کوئی معقول بات کہے تو اسے مان لیں۔ اگرچہ اپنی تقریر یا تحقیق کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ خواہ مخواہ اپنی بات کی پیچ نہ کریں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com